3372/51

دار الافتاء
فتویٰ نمبر ۱۵۶۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں مفتیان عظام مسئلے کے بارے میں

۱) ہمارے عیدگاہ میدان میں گوبر کی کھاد ڈلی ہوئی ہے۔
اسمیں مسئلہ یہ درپیش ہے کہ عید کی نماز کے وقت گھاس تر
ہوتی ہے۔ جس کا اثر نمازی کے کپڑوں پر بھی آجاتا ہے
باوجود یہ کہ نمازی کپڑا بچھا کر نماز پڑھ رہا ہوتا ہے۔
آیا نمازی کے کپڑوں پر تری آنے کی وجہ سے نماز درست ہوگی یا نہیں!
یہ بات ملحوظ رہے کہ پارکوں میں سیرابی کے لئے عموماً سیوریج کا پانی استعمال
ہوتا ہے۔ مذکورہ عیدگاہ میں سیوریج کا پانی یا کھاد ڈالنے کی صورت میں
کیا حکم ہوگا۔؟

۲) اگر امام اتنی لمبی تکبیرات کہے کہ امام کی تکبیر پوری ہونے سے پہلے مقتدی
اپنی تکبیر کہہ کر اس رکن کو پورا کرے۔ مثلاً امام نے تکبیر تحریمہ کہی
ابھی امام کی تکبیر پوری نہیں ہوئی تھی کہ مقتدی تکبیر کہہ کر ہاتھ باندھ چکا
آیا اس طرح تکبیرات کہنے کا کیا حکم ہے۔
اس سے مقتدی کی نماز میں کوئی فرق پڑتا ہے!

۳) عید کی نماز کے بعد دعا کا موقع کیا ہے آیا نماز کے فوراً بعد
یا خطبہ کے بعد۔

براہ کرم ان سوالوں کا جواب قرآن وسنت کی روشنی میں عنایت
فرما کر ممنون و مشکور فرمائیں اور عنداللہ ماجور ہوں۔

مستفتی محمد الواحد
گلشن [illegible] کراچی

Scanned by CamScanner

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً و مصلّیا

صورتِ مسئولہ میں اگر مذکورہ گھاس کو ناپاک پانی سے سیراب کیا گیا ہو یا پاک پانی سے سیراب کیا گیا
(۱)---
گھل مل گیا ہو لیکن اس پانی میں گوبر کا رنگ اور بُو وغیرہ
ہو، لیکن اس گھاس میں گوبر نظر آرہا ہو یا وہ گوبر تو زمین میں
یعنی نجاست کے اثرات ظاہر ہوں تو ان سب صورتوں میں پانی ناپاک ہوگا اور نماز کے دوران جسم یا کپڑوں پر ایک
درہم سے زیادہ نجاست لگ جانے کا یقین یا گمانِ غالب ہو تو ایسی جگہ موٹا کپڑا یا مصلّیٰ (جس پر نماز پڑھنے سے نجاست
کا اثر ظاہر نہ ہو، اور سجدہ کی حالت میں بدبو بھی محسوس نہ ہو) بچھائے بغیر نماز پڑھنا درست نہیں ہے۔

البتہ اگر پانی یا کسی پاک چیز (یعنی شبنم وغیرہ) کی تری ہو جس میں نجاست کے اثرات ظاہر نہ ہوں، تو یہ پانی اور تری چونکہ ناپاک نہیں ہے، اس لئے نماز کے دوران کپڑوں پر اس کے اثرات آجانے سے نماز فاسد نہیں ہوگی، لہذا نماز سے پہلے عیدگاہ کی گھاس کو خشک اور پاک رکھنے کا خصوصی اہتمام کیا جائے، تاکہ اطمینان اور دل جمعی کے ساتھ نماز ادا کی جاسکے۔

الفتاوى الهندية (1/ 47):

السرقين الجاف أو التراب النجس إذا هبت الريح فأصاب ثوبا لا يتنجس ما لم ير فيه أثر النجاسة هكذا في فتاوى قاضي خان

البحر الرائق شرح كنز الدقائق ومنحة الخالق وتكملة الطوري (1 / 238):

وَقَيَّدَ بِذَهَابِ الْأَثَرِ الَّذِي هُوَ الطَّعْمُ وَاللَّوْنُ وَالرِّيحُ؛ لِأَنَّهَا لَوْ جَفَّتْ وَذَهَبَ أَثَرُهَا بِالرُّؤْيَةِ وَكَانَ إذَا وَضَعَ أَنْفَهُ شَمَّ الرَّائِحَةَ لَمْ تَجُزْ الصَّلَاةُ عَلَى مَكَانِهَا،

المبسوط للسرخسي (1 / 205):

قَالَ: (رَجُلٌ صَلَّى عَلَى مَكَان مِنْ الْأَرْضِ قَدْ كَانَ فِيهِ نَجَاسَةٌ فَجَفَّتْ وَذَهَبَ أَثَرُهَا جَازَتْ صَلَاتُهُ عِنْدَنَا) ... (وَلَنَا) قَوْلُهُ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -: «أَيُّمَا أَرْضٍ جَفَّتْ فَقَدْ زَكَتْ» أَيْ طَهُرَتْ وَقَالَ: «زَكَاةُ الْأَرْضِ يُبْسُهَا» ثُمَّ النَّجَاسَةُ تُحْرِقُهَا الشَّمْسُ وَتُفَرِّقُهَا الرِّيحُ وَتُحَوِّلُ عَيْنَهَا الْأَرْضُ وَيُنَشِّفُهَا الْهَوَاءُ فَلَا تَبْقَى عَيْنُهَا بَعْدَ تَأْثِيرِ هَذِهِ الْأَشْيَاءِ فِيهَا فَتَعُودُ الْأَرْضُ كَمَا كَانَتْ قَبْلَ الْإِصَابَةِ، ...فَإِنْ أَصَابَ الْمَوْضِعَ مَاءٌ فَابْتَلَّ أَوْ أُلْقِيَ مِنْ تُرَابِهِ فِي مَاءٍ قَلِيلٍ فَفِيهِ رِوَايَتَانِ: إحْدَاهُمَا أَنَّهُ يَعُودُ نَجِسًا كَمَا قَبْلَ الْجَفَافِ، وَالْأُخْرَى وَهُوَ الْأَصَحُّ أَنَّهُ لَا يَتَنَجَّسُ؛ لِأَنَّ بَعْدَ الْحُكْمِ بِطَهَارَتِهِ لَمْ يُوجَدْ إلَّا إصَابَةُ الْمَاءِ

Scanned by CamScanner

وَالْمَاءُ لَا يُنَجِّسُ شَيْئًا، ... فَإِذَا تَحَوَّلَتْ النَّجَاسَةُ إلَى طَبْعِ الْأَرْضِ بِذَهَابِ أَثَرِهَا حَكَمْنَا بِطَهَارَةِ الْمَوْضِعِ لِهَذَا، وَإِنْ كَانَ الْأَثَرُ بَاقِيًا لَمْ تَجُزْ الصَّلَاةُ؛ لِأَنَّ ظُهُورَ الْأَثَرِ دَلِيلٌ عَلَى بَقَاءِ النَّجَاسَةِ.

حاشية ابن عابدين (1 / 626):

وَكَذَا الثَّوْبُ إذَا فُرِشَ عَلَى النَّجَاسَةِ الْيَابِسَةِ؛ فَإِنْ كَانَ رَقِيقًا يَشِفُّ مَا تَحْتَهُ أَوْ تُوجَدُ مِنْهُ رَائِحَةُ النَّجَاسَةِ عَلَى تَقْدِيرِ أَنَّ لَهَا رَائِحَةً لَا يَجُوزُ الصَّلَاةُ عَلَيْهِ، وَإِنْ كَانَ غَلِيظًا بِحَيْثُ لَا يَكُونُ كَذَلِكَ جَازَتْ. اهـ.

البحر الرائق شرح كنز الدقائق (1 / 244):

وَإِذَا بُسِطَ الثَّوْبُ الطَّاهِرُ الْيَابِسُ عَلَى أَرْضٍ نَجِسَةٍ مُبْتَلَّةٍ فَظَهَرَتْ الْبِلَّةُ فِي الثَّوْبِ لَكِنْ لَمْ يَصِرْ رَطْبًا وَلَا بِحَالٍ لَوْ عُصِرَ يَسِيلُ مِنْهُ شَيْءٌ مُتَقَاطِرٌ لَكِنْ مَوْضِعُ النَّدْوَةِ يُعْرَفُ مِنْ سَائِرِ الْمَوَاضِعِ الصَّحِيحُ أَنَّهُ لَا يَصِيرُ نَجِسًا

منحة الخالق وتكملة الطوري (1 / 244):

يَنْبَغِي أَنْ تُقَيَّدَ الْمَسْأَلَةُ أَيْضًا بِمَا إذَا لَمْ يَظْهَرْ فِي الثَّوْبِ الطَّاهِرِ أَثَرُ النَّجَاسَةِ مِنْ لَوْنٍ أَوْ رِيحٍ حَتَّى لَوْ كَانَ الْمَبْلُولُ مُتَلَوِّنًا بِلَوْنٍ أَوْ مُتَكَيِّفًا بِرِيحٍ فَظَهَرَ ذَلِكَ فِي الطَّاهِرِ يَجِبُ أَنْ يَكُونَ نَجِسًا

(۲)۔۔۔واضح رہے کہ تکبیرِ تحریمہ چونکہ فرض ہے اس لئے اگر مقتدی نے امام کی تکبیر تحریمہ پوری ہونے سے پہلے اپنی تکبیر پوری کرلی تو ایسی صورت میں چونکہ مقتدی نے امام سے پہلے اپنی نماز شروع کردی اس لئے اس کی نماز شرعاً درست نہیں ہوگی، نیز امام کو بھی چاہئے کہ وہ تکبیر تحریمہ کو بہت لمبا نہ کرے۔(احسن الفتاوی ص۳۰۵ ج۳)

تکبیرِ تحریمہ کے علاوہ، ایک رکن سے دوسرے رکن کی طرف منتقل ہوتے وقت جو تکبیرات کہی جاتی ہیں، وہ مستحب ہیں، اس لئے ان تکبیرات میں اگر کوئی مقتدی، امام کی تکبیر ختم ہونے سے پہلے ہی اپنی تکبیر پوری کرلے تو اس سے نماز میں خلل تو واقع نہیں ہوگا، لیکن ایسا کرنا مناسب نہیں ہے، مقتدی کو چاہئے کہ وہ امام کے ساتھ ساتھ تکبیرات کہتا ہوا رکوع، سجدہ میں جائے، البتہ رکوع سے اٹھتے وقت امام کے "سمع اللہ لمن حمدہ" کہہ چکنے کے بعد مقتدی ربنالک الحمد کہے۔

یہ تفصیل تو تکبیرات سے متعلق تھی، جہاں تک امام سے پہلے مقتدی کے رکن پورا کرنے کا تعلق ہے (جیساکہ سوال میں مذکور ہے) تو اگر اس سے مراد یہ ہے کہ مقتدی امام سے پہلے ہی رکوع یا سجدہ میں چلا جائے تو ایسا کرنا مکروہِ تحریمی ہے، حدیث میں اس پر بہت سخت وعید آئی ہے، اس لئے اس سے اجتناب کرنا لازم ہے، تاہم ایسی

Scanned by CamScanner

صورت میں اگر مقتدی کے رکوع یا سجدے سے سر اٹھانے سے پہلے امام بھی رکوع یا سجدہ کرلے تو یہ رکن ادا ہو جائے گا، ورنہ یہ رکن ادا نہیں ہوگا، اس رکن کو اسی نماز میں دوبارہ ادا کرنا ضروری ہوگا، ورنہ اس کے بغیر نماز درست نہیں ہوگی۔

الدر المختار (1 / 493):

(قَوْلُهُ مَعَ الِانْحِطَاطِ) أَفَادَ أَنَّ السُّنَّةَ كَوْنُ ابْتِدَاءِ التَّكْبِيرِ عِنْدَ الْخُرُورِ وَانْتِهَائِهِ عِنْدَ اسْتِوَاءِ الظَّهْرِ،

الدر المختار (1 / 442):

(مِنْ فَرَائِضِهَا) الَّتِي لَا تَصِحُّ بِدُونِهَا (التَّحْرِيمَةُ) قَائِمًا (وَهِيَ شَرْطٌ)

الدر المختار (1 / 479):

(وَإِذَا أَرَادَ الشُّرُوعَ فِي الصَّلَاةِ كَبَّرَ) لَوْ قَادِرًا (لِلِافْتِتَاحِ) أَيْ قَالَ وُجُوبًا اللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا يَصِيرُ شَارِعًا بِالْمُبْتَدَإِ فَقَطْ كَ (اللَّهُ) وَلَا بِ (أَكْبَرُ) فَقَطْ هُوَ الْمُخْتَارُ، فَلَوْ قَالَ اللَّهُ مَعَ الْإِمَامِ وَأَكْبَرُ قَبْلَهُ أَوْ أَدْرَكَ الْإِمَامَ رَاكِعًا فَقَالَ اللَّهُ قَائِمًا وَأَكْبَرُ رَاكِعًا لَمْ يَصِحَّ فِي الْأَصَحِّ؛

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (1 / 480):

(قَوْلُهُ وَلَا يَصِيرُ شَارِعًا بِالْمُبْتَدَإِ) لِأَنَّ الشَّرْطَ الْإِتْيَانُ بِجُمْلَةٍ تَامَّةٍ

الفتاوى الهندية (1 / 107):

وَيُكْرَهُ لِلْمَأْمُومِ أَنْ يَسْبِقَ الْإِمَامَ بِالرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ وَأَنْ يَرْفَعَ رَأْسَهُ فِيهِمَا قَبْلَ الْإِمَامِ.

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (2 / 61):

(وَلَوْ رَكَعَ) قَبْلَ الْإِمَامِ (فَلَحِقَهُ إمَامُهُ فِيهِ صَحَّ) رُكُوعُهُ، وَكُرِهَ تَحْرِيمًا

وحاشية ابن عابدين

(قَوْلُهُ وَكُرِهَ تَحْرِيمًا) أَيْ لِلنَّهْيِ عَنْ مُسَابَقَةِ الْإِمَامِ.

الدر المختار (1 / 495):

(لَوْ رَفَعَ الْإِمَامُ رَأْسَهُ) مِنْ الرُّكُوعِ أَوْ السُّجُودِ (قَبْلَ أَنْ يُتِمَّ الْمَأْمُومُ التَّسْبِيحَاتِ) الثَّلَاثَ (وَجَبَ مُتَابَعَتُهُ) وَكَذَا عَكْسُهُ فَيَعُودُ وَلَا يَصِيرُ ذَلِكَ رُكُوعَيْنِ

وحاشية ابن عابدين (1 / 496):

(قَوْلُهُ وَكَذَا عَكْسُهُ) وَهُوَ أَنْ يَرْفَعَ الْمَأْمُومُ رَأْسَهُ مِنْ الرُّكُوعِ أَوْ السُّجُودِ قَبْلَ أَنْ يُتِمَّ الْإِمَامُ التَّسْبِيحَاتِ ح (قَوْلُهُ فَيَعُودُ) أَيْ الْمُقْتَدِي لِوُجُوبِ مُتَابَعَتِهِ

Scanned by CamScanner

لِإِمَامِهِ فِي إِكْمَالِ الرُّكُوعِ وَكَرَاهَةِ مُسَابَقَتِهِ لَهُ: فَلَوْلَمْ يُعِدْ ارْتَكَبَ كَرَاهَةَ التَّحْرِيمِ

(قَوْلُهُ وَلَايَصِيرُ ذَلِكَ رُكُوعَيْنِ) لِأَنَّ عَوْدَهُ تَتْمِيمٌ لِلرُّكُوعِ الْأَوَّلِ لَا رُكُوعٌ مُسْتَقِلٌّ،

(۳)۔۔۔عید کی نماز کے موقع پر دعا کرنا تو ثابت ہے، البتہ یہ دعا عید کی نماز کے بعد ہو گی یا خطبہ کے بعد، اس بارے میں کوئی حدیث مروی نہیں، لیکن عام احادیث سے چونکہ نماز کے بعد دعا مانگنے کی فضیلت ثابت ہے، اس لئے بہتر یہی ہے کہ عید کی نماز کے بعد خطبہ سے پہلے دعا مانگی جائے، اور اگر خطبہ کے بعد دعا مانگی جائے تو بھی ممنوع نہیں۔

مشكاة المصابيح (2 / 768):

وعن أبي أمامة قال: قيل: يا رسول الله أي الدعاء أسمع؟ قال: «جوف الليل الآخر ودبر الصلوات المكتوبات» . رواه الترمذي.

صحيح البخاري (2 / 20):

عن أم عطية، قالت: «كنا نؤمر أن نخرج يوم العيد حتى نخرج البكر من خدرها، حتى نخرج الحيض، فيكن خلف الناس، فيكبرن بتكبيرهم، ويدعون بدعائهم يرجون بركة ذلك اليوم وطهرته»................ والله تعالىٰ اعلم بالصواب

محمد افنان عفی عنہ

دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی

۶۔ ذوالحجہ ۱۴۳۴ھ

۱۲۔ اکتوبر ۲۰۱۳ء

الجواب صحیح

محمد عبد المنان عفی عنہ

۶/۱۲/۱۴۳۴ھ

الجواب صحیح

احقر محمود اشرف غفر اللہ

۶/۱۲/۱۴۳۴ھ

الجواب صحیح

۶/۱۲/۱۴۳۴ھ

نائب مفتی

مفتی

دار الافتاء

فتویٰ نمبر ۹/۱۵۶۸

Scanned by CamScanner